روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 20راگست 2011ء 19رمضان 1432ہجری 20ظہور 1390ہش جلد 61-96 نمبر 193

مہینوں کا سردار

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

مہینوں کا سردار ماہ رمضان ہے اور عزت کے لحاظ سے سب سے عظیم مہینہ ذوالحجہ ہے۔

(کنز العمال جلد8 صفحہ 463۔ حدیث نمبر 23670)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعہ ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے نائی کو 1500 اشرفی دی اس نے پہلے چونکہ اتنی بڑی رقم دیکھی نہ تھی اس لئے ان کو لئے لئے پھرا کرتا تھا۔ اس کی آمدورفت چونکہ دوسرے امراء کے ہاں بھی تھی۔ امراء نے اس کا تمسخر شروع کیا جب وہ کسی امیر کے ہاں جاتا تو وہ پوچھتے میاں شہر کی کیا حالت ہے۔ وہ کہتا بڑی اچھی حالت ہے سارا شہر امن وخوشی میں ہے کوئی ہی ایسا بدقسمت ہوگا جس کے پاس 1500 اشرفی نہ ہو۔ زیادہ کی تو کوئی حد نہیں۔ ایک دن ایک امیر نے اس کی وہ تھیلی ہنسی کے طور پر پوشیدہ رکھ دی۔ اس نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ جب وہ تزئین کرنے کے لئے پھر اس امیر کے ہاں گیا تو اس نے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے اس نے کہا شہر بھوکا مر رہا ہے۔ امیر نے کہا یہ لو اپنی تھیلی شہر بھوکا نہ مرے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے انہیں ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی۔ ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کہ کیا وہ مرنے لگا تھا۔ پھر کھالیتا۔ وہ سارا سارا دن کام کراتے ہیں اور روٹی کے لئے کہتے ہیں پھر کھالینا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات جگاتے ہیں۔ مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسرے کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے.......... جب امیر خدا کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور یہ سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم ﷺ کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء ومساکین کی خبرگیری فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبیؐ یکون فی رمضان)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔ تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینہ یہی کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔ پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہوتا ہے۔

(الفضل 25مئی 1922ء)

سیدنا بلالؓ فنڈ۔ ایک اعزاز

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ (مطبوعہ خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 213) میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

”میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔“

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

”یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔“

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

”پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔“

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی)

رمضان تحمل و برداشت کا سبق دیتا ہے

عبدالسمیع خان

شریعت کاملہ کا وہ بوجھ جس کو اٹھانے سے زمین وآسمان عاجز تھے اور جس کے نزول سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاتے وہ بوجھ انسان کامل محمد رسول اللہ ﷺ نے اٹھالیا اور رمضان کے مہینہ میں اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً ہم نے امانت کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے جبکہ انسان کامل نے اسے اٹھالیا۔ یقیناً وہ (اپنی ذات پر) بہت ظلم کرنے والا (اور اس ذمہ داری کے عواقب کی) بالکل پرواہ نہ کرنے والا تھا۔

(الاحزاب:73)

توحید کے اس اعلان کے ساتھ رسول کریم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر مظالم اور شدائد کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو مکی زندگی میں اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔ جس نے صبر اور برداشت کے تمام سابقہ معیاروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

پس رمضان سے بڑھ کر کوئی ایسا مہینہ نہیں جسے تحمل اور برداشت کے لئے بطور نظیر کے پیش کیا جاسکے۔

اس عظیم بار امانت کے مقابل پر چھوٹی چھوٹی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنا اور جذبات کو قابو میں رکھنا بہت معمولی بات ہے اور اسی کی ہر سال امت محمدیہ کو رمضان میں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اسی لئے رسول اللہؐ نے اس مہینہ کو صبر کا مہینہ قرار دیا ہے۔

صبر کا مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی خلق کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث)

یہ صبر بھوک اور پیاس پر صبر بھی ہے۔ یہ اپنے سرکش جذبات پر صبر بھی ہے اور دوسروں کی طرف سے ہونے والی ناپسندیدہ باتوں پر صبر بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

روزہ ڈھال ہے اس لئے روزہ دار نہ تو بیہودہ باتیں کرے نہ جہالت کے کام کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیاں دے تو دو دفعہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر 1761)

اور 2 دفعہ کہنے میں یہ حکمت بھی ہے کہ مجھے تو عام حالات میں بھی صبر کا حکم ہے مگر اب تو میں روزہ دار ہوں اس لئے تم جتنی مرضی گالیاں دو میرے قدم اکھاڑ نہیں سکو گے۔

بدر کا سبق

وہ رمضان ہی کا مہینہ تھا جب کفار مکہ ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ رسول اللہؐ اور سارے عالم اسلام کو مٹانے پر تل گئے اور جب بدر کے میدان میں ان کا پینے کا پانی ختم ہو گیا تو مسلمانوں کے کیمپ سے پانی لینے کے لئے آگئے۔ صحابہ نے روکنا چاہا تو رسول اللہؐ نے فرمایا ان کو نہ روکو اور پانی لینے دو۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 622)

چنانچہ مسلمانوں کا میٹھا پانی پی کر وہ مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے کھڑے ہوگئے۔

مگر جب خدا کی نصرت نے انہیں ناکام کیا تو رسول اللہؐ نے قیدیوں کے بارہ میں فرمایا جو خود کھاؤ انہیں کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں پہناؤ۔ صحابہ خود بھوکے رہتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے اور آخر کار ان سب کو آزاد کر دیا گیا۔

(بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین ص 365)

چنانچہ جلد یا بدیر بدر کے سارے قیدی محمد مصطفیٰؐ کا صبر اور برداشت اور اعلیٰ اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔

فتح مکہ کا پیغام

ایسا ہی واقعہ رمضان 8ھ میں پیش آیا جب رسول اللہؐ نے مکہ فتح کیا تو سارے کافر اور ائمۃ الکفر سر جھکائے کھڑے تھے اور سزا سننے کے منتظر تھے تو رسول اللہؐ نے فرمایا:

اذھبوا انتم الطلقاء

جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(تفسیر درمنثور سورۃ یوسف)

یہ عفو اور مکارم اخلاق دیکھ کر عام لوگوں سمیت ائمۃ الکفر بھی حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

رمضان میں صبر اور عفو کی اس سے بڑی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

حضرت مسیح موعود اس برداشت کی انتہا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا...... بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہوگا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا“۔

(ملفوظات جلد اول ص 302)

لیلۃ القدر کی دعا

پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ صبر اور عفو کرو اور جب خدا تمہیں لیلۃ القدر نصیب کرے تو خدا سے بھی عفو مانگو اور کہو اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا۔

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے عفو کو پسند کرتا ہے اس لئے ہمیں بھی معاف فرمادے۔

صبر کا نتیجہ

اس صبر اور عفو کا نتیجہ کیا ہوگا۔ رسول اللہؐ فرماتے ہیں:۔

صوم شھر الصبر و ثلاثۃ ایام من کل شھر یذھبن وحر الصدر

یعنی صبر کے مہینے (رمضان) کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں۔

(کنز العمال جلد 8 ص 464)

یعنی بعض لوگوں کے سینے میں جو اشتعال انگیز باتیں کھولتی رہتی ہیں بری نیتیں اور بدیاں کلبلاتی رہتی ہیں، غصے جوش مارتے ہیں نفرت اور انتقام کی آگ جلتی رہتی ہے۔ تو روزے اس جلن کو ٹھنڈک میں بدلتے ہیں اور اطمینان عطا کرتے ہیں۔

پس رمضان دلوں سے کینے دور کرتا ہے خدا سے ملاتا ہے۔ بندوں سے محبت کے سبق سکھاتا ہے۔ اگر یہ سبق رمضان میں نہ سیکھا تو اسے سیکھنا بہت مشکل ہے۔

معدے کے تیزاب کا علاج

ضمناً یہ بھی ذکر کردوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک اور پہلو بھی بیان فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کے معدے میں روزے کی وجہ سے ایک قسم کا تیزاب پیدا ہوجاتا ہے اس کا علاج بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

عام طور پر میرے تجربے میں ہے کہ Broyonia 200 کی اگر ایک خوراک رات کو روزہ کھولنے کے دو تین گھنٹے کے بعد یا صبح تہجد کے وقت کھالی جائے تو ایسے مریض کو عموماً اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور رمضان کے نتیجے میں جو تیزابی تلخی ہے اس سے بچت ہوجاتی ہے۔ جن کو اس سے فائدہ نہ ہو ان کو Nux Vomica 30 کی ایک خوراک بہت فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح Acid معدے کا تیزاب مارنے کے لئے بعض دوسری ہومیو پیتھک دوائیں ہیں وہ استعمال کی جاسکتی ہیں ان میں Iris Versicolor 200 اگر کبھی کبھی کھائی جائے تو یہ بھی مفید ہے۔ Robinia بھی ایک دوا ہے جو 30 یا 200 طاقت میں کھائی جاسکتی ہے۔

(خطبہ جمعہ 26 جنوری 1996ء۔ الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 1996ء)

جنوبی افریقہ کا پہلا فٹبال ورلڈ کپ

جنوبی افریقہ کی حکومت نے تقریباً پانچ ارب ڈالر کا زر کثیر خرچ کر کے اپنے ملک کا انفراسٹرکچر بہتر بنایا ہے تاکہ عالمی فٹ بال کپ شایان شان طریقے سے منعقد ہو سکے۔ اس رقم میں سے بیشتر حصہ پانچ نئے سٹیڈیمز کی تعمیر پر خرچ ہوا۔ مزید برآں پانچ سٹیڈیمز کی حالت بھی بہتر بنائی گئی۔ مزید برآں کئی نئی سڑکیں اور شاہراہیں تعمیر کی گئیں تاکہ آنے والے دو اڑھائی لاکھ مہمان سفر کی بہترین سہولیات سے مستفید ہوسکیں۔

دس سٹیڈیمز میں جوہانس برگ کا سوکرسٹی نامی سٹیڈیم سب سے بڑا ہے۔ درحقیقت یہ براعظم افریقہ کا سب سے بڑا سٹیڈیم ہے۔ اس میں 94 ہزار سات سو افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ عالمی کپ کی تیاری کے لئے اس سٹیڈیم کا نیا ڈیزائن بنایا گیا جو افریقی برتن سے ملتا جلتا ہے۔ نیز کئی نئے سٹینڈ تعمیر کئے گئے۔ جنوبی افریقہ کے عظیم رہنما نیلسن منڈیلا نے اپنی رہائی کے بعد پہلی تقریر اسی سٹیڈیم میں کی تھی۔

جنوبی افریقن حکومت نے عالمی کپ کی تیاری کے سلسلے میں جوہانس برگ سے پریٹوریا تک تیز رفتار ریل کا نظام بھی مکمل کروایا۔ یہ نظام ابھی نامکمل ہے تاہم سیاحوں کی سہولت کے لئے ایک حصہ کھول دیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد دونوں شہروں تک صرف 40 منٹ میں پہنچا جاسکے گا۔

انتظامیہ نے یہ بندوبست بھی کیا ہے کہ عالمی کپ کے تمام میچ جدید ترین سونی تھری ڈی کیمروں کے ذریعے فلمائے جائیں۔ یوں ٹی وی دیکھنے والے ناظرین کو دوران مقابلہ حیرت انگیز پہلوؤں سے کھیل اور اپنے پسندیدہ کھلاڑی دیکھنے کا موقع ملے گا۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب

رمضان المبارک اور قبولیت دعا کے طریق

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے

رمضان المبارک میں ہر مومن اپنی اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کو راضی رکھنے اور اس کے احکامات بجالانے اور عبادات کی ادائیگی میں سرگرم ہے۔ یہ مبارک مہینہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے اس میں انسان کو روحانی تربیت ملتی ہے۔ مواسات و ہمدردی کا سبق ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صبر کرنے کی تربیت ملتی ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ کے مطابق صبر کا اجر جنت ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا کہ اگر روزہ دار سے کسی ایسے شخص کا واسطہ پڑ جائے جو گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو روزہ دار صرف اسے یہ جواب دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اُسی کی طرح جواب دے کر اپنا روزہ خراب نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر روزہ دار روزہ رکھنے کے ساتھ جھوٹ بھی بولے، جھوٹی گواہی بھی دے تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ عبث اپنا وقت ضائع کر رہا ہے۔

قبولیت دعا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ بقرہ میں جہاں روزوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں روزوں کے احکام کے فوراً بعد آیت 187 میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ ”جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔“

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بہت قریب ہے۔ جس طرح ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کی رگ جان سے بھی بہت قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے ”عبادی“ کی یعنی اپنے بندوں کی دُعائیں سنتا اور جواب دیتا ہے۔ یہی بات دین حق کو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ دین حق کا خدا ایک زندہ خدا ہے اور وہ اپنے بندوں کی دُعائیں سنتا اور ان کا جواب دیتا ہے۔

اسی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قبولیت دُعا کی چند شرائط بیان کی ہیں کہ ان بندوں کی دعائیں سنتا ہے جو عبادی ہوں خدا کے بندے ہوں، شیطان کے بندے نہ ہوں، یعنی جو خدا کی پوری پوری اطاعت اور کامل فرمانبرداری کرتے ہوں۔ اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں نزدیک ہوں، کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ نزدیک ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان میں جب انسان خدا کی خاطر روزے رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو پاک و صاف کرتا اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرتا ہے۔ اِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی روحانی طور پر انسان خدا کے فضلوں کو حاصل کر لیتا ہے۔ اللہ تو ہر ایک کا خدا ہے، ہر ایک کا مالک اور ہر ایک کا رازق ہے۔ وہ ہر ایک کی سنتا ہے لیکن وہ ان کی زیادہ سنتا ہے جو اس کے ہو جاتے ہیں یا اس کے بن جاتے ہیں بہ نسبت ان کے جو اس کے باغی ہیں۔ پس چاہیے کہ اللہ کے بندے بنیں اور فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کی شرط کو پورا کریں۔

رمضان کا مہینہ قبولیت دعا کا مہینہ ہے

حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس ماہ میں اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔

قبولیت دعا کے طریقے

پہلا طریق جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے جس سے قبولیت دُعا ہو گی۔ وہ یہ ہے کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ تم میری ہر بات مانا کرو یعنی اپنی تمام حرکات و سکنات شریعت کے مطابق اور شریعت کے ماتحت لے آؤ پھر تمہاری دُعائیں قبولیت میں بڑھ جائیں گی۔

وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اگر میرے بندے دُعا قبول کرانا چاہتے ہیں تو مجھ پر ایمان لے آئیں۔ یعنی اس بات پر کامل یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ دُعائیں قبول کرتا ہے۔ اگر انسان زبان سے تو دُعا کرے مگر دل میں قبولیتِ دُعا اور خدا پر یقین نہیں تو دُعا قبول نہ ہو گی۔

جب کوئی اہم معاملہ پیش ہو تو اس وقت کسی انسان کے دکھ اور تکلیف کو دور کر دو۔ کیونکہ جو خدا کے بندوں پر رحم کرتا ہے خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کی دُعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اس لئے صدقہ دینا، غرباء کی خدمت کرنا بہت بہتر ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔ الصدقة تُطفئ غضب الرب کہ صدقہ خدا کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اس لئے قبولیتِ دُعا کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ انسان دوسروں کی حاجت روائی کرے اور یہ بھی پوشیدہ ہو دکھاوا اور احسان جتانا نہ ہو۔

خدا تعالیٰ کے حضور اپنا مدعا بیان کرنے سے پہلے یعنی جس امر کے لئے دُعا کرنا ضروری ہے اس سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے مثلاً سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم کا ورد کرے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو بیان کرے جس طرح کا مقصد ہے۔ مثلاً اگر گناہ بخشوانا ہے تو یا جبار کی صفت کو بیان نہ کرے۔ بلکہ یا غفار، یا غفور کی صفات کا واسطہ دے۔

پھر بعد حمد و ثناء کے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدعا میں یہ واقعہ درج ہے۔ کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور نہ ہی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا اور صحیح طریق سے دُعا نہیں کی۔ آپ نے اُس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں دُعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشا دُعا کرے۔

حضرت انسؓ سے بھی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر دُعا رکی رہتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہاری دُعاؤں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ تمہارے رب کی رضا کا باعث ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب تو دُعا مانگا کرے تو اپنی دُعا میں رسول اللہ ﷺ پر درود بھی شامل کر لیا کر۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود تو مقبول ہی ہے اور اللہ جل شانہٗ کے کرم سے یہ بعید ہے کہ وہ کچھ قبول کرے اور کچھ رد کر دے۔

پس جو شخص قبولیتِ دُعا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی سبحانیت کا اقرار کرے، حمد و ثناء اور اس کی تمجید کرے، آنحضرت ﷺ پر درود پڑھے اور پھر اپنا مقصد اور مدعا بیان کرے۔

جو حدیث اوپر بیان کی گئی ہے اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ انسان نماز میں بھی کثرت کے ساتھ دُعا کرے۔

نماز میں کن مواقع پر دعا ہو سکتی ہے

اگر انسان اکیلے نماز پڑھ رہا ہے تو سورۃ فاتحہ کثرت سے بار بار پڑھے۔ ایاک نعبدو ایاک نستعین کی تکرار کرے۔ پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم تین یا پانچ یا سات دفعہ دوہرانے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء اور درود شریف پڑھے اور اپنی زبان میں دُعا کرے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد اپنی زبان میں دُعا مانگ سکتا ہے بلکہ مانگنی چاہئے۔ کیونکہ اوپر بیان کی گئی حدیث سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں اور پھر بعد میں لمبی لمبی دُعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ دُعا کا بہترین وقت نماز ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ اس لئے سجدہ میں بہت دُعا کیا کرو۔

(مسلم کتاب الصلوۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ رکوع اور سجدہ میں قرآنی دُعائیں نہ پڑھی جائیں۔ ہاں آنحضرت ﷺ سے جو دُعائیں ثابت ہیں وہ پڑھی جا سکتی ہیں۔ پس نماز کو پوری تسلی سے ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ پڑھنا چاہئے اور رکوع و سجود میں کثرت سے دُعا مانگنی چاہئے۔ اپنی زبان میں بھی دُعائیں مانگنی چاہئیں اس سے رقّت اور حضور قلب پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق دے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”نماز کے اندر اپنی زبان میں دُعا مانگنی

چاہئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دُعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے اور اس کے بعد مقررہ دُعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دُعائیں مانگنی چاہئیں تا کہ حضورِ دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضورِ دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دُعا کی جاوے۔ نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دُعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دُعا ہے۔ دین و دنیا کی تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت اِنسان کو نماز کے اندر دُعائیں مانگنی چاہئیں۔ نماز کے اندر ہر موقعہ پر دُعا کی جاسکتی ہے۔ رکوع میں بعد تسبیح، سجدہ میں بعد تسبیح، التحیّات کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کے بعد بہت دُعائیں کرو تا کہ مالا مال ہو جاؤ۔ چاہئے کہ دُعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہہ جاوے۔ ایسی دُعا دل کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔ یہ دُعا میّسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دُعا میں کھڑا رہے۔ گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعائیں مانگنی چاہئیں۔

دعا ایک علاج ہے جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دُعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ غلط خیال ہے۔ ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔''

(ملفوظات جلد نمبر 9 صفحہ 55-54)

قبولیت دعا کے لئے چھٹا طریق یہ ہے کہ دعا کرنے سے قبل اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کر لو۔ دین حق نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کو شرط قرار دیا ہے۔

ایک طریق یہ ہے کہ کسی خاص معاملہ میں دعا سے پہلے انسان ایسی دعائیں کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے قبول ہی کرنا ہے۔ مثلاً دین حق کی برتری اور غلبہ کے لئے خدا تعالیٰ کے جلال اور قدرت کے اظہار کے لئے، پھر بعد اس کے اپنی حاجت بیان کرے۔

(قبولیت دعا کے طریق، از حضرت مصلح موعود)

بہر حال یہ چند باتیں آپ کے سامنے رکھی ہیں تا کہ رمضان المبارک میں آپ ان سے استفادہ کر سکیں۔

قبولیت دعا کے اوقات

اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے وہ اپنے بندوں کی ہر وقت سنتا ہے، صرف سنانے والا اور مانگنے والا چاہئے۔ رمضان المبارک میں اس کی رحمت اور قبولیتِ دُعا کے دروازے زیادہ وا ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگی کہ ان اوقات کی نشاندہی کر دی جائے جن میں دُعائیں قبولیت کا شرف پاتی ہیں۔

دُعا کی قبولیت کے لئے سب سے اہم وقت تہجد کا وقت ہے۔ آدھی رات گزرنے کے بعد جب انسان خدا تعالیٰ کے حضور روئے، گڑگڑائے، دُعا کرے تو خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے۔ ترمذی کتاب الدعوات میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں، کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے آقا محمد ﷺ تہجد کی بڑی لمبی نماز پڑھا کرتے تھے۔ قیام اتنا لمبا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپ ﷺ کا قیام، آپ کا رکوع، آپ کے سجود سب لمبے ہوتے۔ آپ امت کے لئے دُعاؤں میں مصروف رہتے۔

اگرچہ لوگ نماز تراویح میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر بھی تہجد کے وقت اٹھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اصل وقت دعاؤں کا اور قبولیت دُعا کا تہجد کا وقت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔''

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ نمبر 245)

قبولیت دعا کا ایک اور وقت رمضان المبارک میں اس حدیث نبوی ﷺ میں درج ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ)

روزہ افطار کرنے سے قبل کا وقت قبولیتِ دُعا کا بہترین وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور وہ اس طرح کہ دس پندرہ منٹ قبل از افطار انسان تنہائی میں بیٹھ کر خدا کے حضور روئے، گڑگڑائے، دُعا کرے۔ لیکن اکثر اوقات یہی وقت گپوں میں اور فضول باتوں میں ضائع کر دیا جاتا ہے۔ گھروں میں اور کیا بیوت الذکر میں لوگ اس وقت کو باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اس وقت کی قدر کریں۔ خود بھی دعائیں کریں۔ اپنے ساتھیوں کو، اپنے بھائیوں کو اور دوستوں کو، اپنی مستورات کو اور اپنے بچوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ اس سے ان کا خدا سے تعلق بھی مضبوط ہو گا، روحانیت بڑھے گی، خدا پر یقین میں بھی اضافہ ہوگا اور دُعائیں بھی مقبول ہوں گی۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

ایک اور وقت جو قبولیت دعا کا وقت ہے۔ وہ بیوت الذکر سے تعلق رکھتا ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان میں کثرت سے بیوت الذکر میں جاتے ہیں۔ یہ طریق رمضان کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ نداء اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ یعنی جب آپ بیت الذکر میں ہوں اور نداء ہو جائے اس وقت سے لے کر جب تک اقامت کہی جائے دُعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے۔ اس وقت سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ قبولیت دعا کا وقت رمضان میں بھی ہے اور رمضان گزرنے کے بعد بھی۔ اس دوران ایک انسان نفل پڑھ سکتا ہے۔ ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم کر سکتا ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا تین اشخاص کی دُعا کبھی رد نہیں کی جاتی۔ ایک امام عادل کی دُعا۔ دوسرے روزہ دار کی دُعا یہاں تک کہ وہ افطار کرے۔ اور تیسرے مظلوم کی دُعا۔ پھر ایک اور حدیث میں جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ تین اشخاص کی دُعائیں عنداللہ شرف قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ والدین کی اولاد کے حق میں دُعا۔ روزہ دار کی دُعا۔ مسافر کی دُعا۔

ہر دو احادیث میں روزہ دار کی دعا بھی شرف قبولیت پاتی ہے۔ اسی لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ کے دوران لغو باتیں نہ کی جائیں۔ جھوٹ نہ بولا جائے۔ گالی گلوچ نہ کی جائے۔ بے ایمانی نہ کی جائے تا کہ روزہ کا تقدس قائم رہے اور روزہ دار کی دُعا شرف قبولیت کا درجہ پائے۔

جمعہ کا دن اور قبولیت دعا

حدیث میں آتا ہے اور حضرت ابوھریرہؓ اس کے راوی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دُعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

پس جمعہ کا دن بھی بہت مبارک، اہم اور قبولیتِ دعا کے اعتبار سے ہے۔ اس لئے جمعہ کے دن کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ خصوصاً جمعہ کی ادائیگی کے وقت بلکہ سارا دن ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں گزارنا چاہئے۔ کیونکہ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت اوس بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دِنوں میں سے بہترین دِن جمعہ کا دِن ہے اس دِن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دِن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟

ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت ابراہیم ادھم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم خدا کو پکارتے ہیں اور وہ ہماری دُعا کو قبول نہیں کرتا۔

ابراہیم بن ادھم نے فرمایا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کو جانتے ہو مگر اس کی عبادت نہیں کرتے۔ اور اس کے رسول برحق کو پہچانتے ہو مگر اس کی سنت کی پیروی نہیں کرتے۔ اور قرآن پڑھتے ہو مگر اس پر عمل نہیں کرتے اور حق تعالیٰ کی نعمت کھاتے ہو مگر اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔ اور جانتے ہو کہ بہشت مطیع اور فرمانبردار لوگوں کے لئے آراستہ ہے اور باوجود اس کے اس کی طلب نہیں کرتے۔ اور جانتے ہو کہ دوزخ گناہ گاروں کے لئے آہنی زنجیروں سے آراستہ کیا گیا ہے اور پھر اس سے نہیں بھاگتے اور جانتے ہو کہ شیطان ہمارا دشمن ہے مگر اس کے ساتھ عداوت کی بجائے موافقت رکھتے ہو۔ اور جانتے ہو کہ موت ضرور آئے گی لیکن موت کا سامان نہیں کرتے اور ماں، باپ فرزندوں کو خاک میں دفن کرتے ہو مگر عبرت حاصل نہیں کرتے اور اپنے عیبوں سے تو باز نہیں رہتے اور دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول رہتے ہو۔ پس جس آدمی کا یہ حال ہو اس کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے؟ (حکایات صوفیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''مبارک وہ قیدی جو دُعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دِن دیکھنے لگیں گے، مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے

ہیں نہایت کریم و رحیم، حیاوالا، صادق وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اوروفا سے دعا کرو۔ کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور وغوغا سے الگ ہو جاؤ۔ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائیگی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے......غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیث پر گرتی ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد نمبر 20، صفحہ 222-223)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

رشین (Russian) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 20/اکتوبر 1944ء کو جن سات زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت سے متعلق خصوصی تحریک فرمائی ان میں روسی زبان بھی شامل تھی۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"قرآن مجید کے سات مختلف زبانوں میں جو تراجم ہو رہے تھے وہ خداتعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوگئے ہیں۔ اوران کی ایک اور نقل بینک میں محفوظ کر لی گئی ہے۔ صرف اس بات کا انتظار ہے کہ ہمارے مربیان ان زبانوں کو سیکھ کر ان پر نظر ثانی کرلیں تا غلطی کا امکان نہ رہے"۔

(الفضل 28/دسمبر 1946ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے رشین زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا پہلا ایڈیشن 1987ء میں انگلستان سے شائع ہوا۔ مکرم کلیم خاور صاحب جنہیں اس ترجمہ کے سلسلہ میں کام کرنے کی توفیق ملی لکھتے ہیں:

"1975ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک خطاب میں فرمایا کہ روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کافی عرصہ سے تیار پڑا ہے لیکن ہم اسے اس وقت تک طبع نہیں کروائیں گے جب تک جماعت احمدیہ کے کوئی سکالر اسے ایک نظر دیکھ نہ لیں"۔ خاکسار نے چارٹرڈ اکاؤنٹس کا کورس چھوڑ کر روسی زبان سیکھنے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان میں رہتے ہوئے تمام امکانی وسائل کو بروئے کار لاکر روسی زبان کو سیکھا...... 1983ء میں وکالت تصنیف ربوہ سے خاکسار کو رشین ترجمہ قرآن کا مسودہ دیا گیا کہ اس کو دیکھا جائے۔ ایک رشین ٹیچر مسز فرینگز کے ہمراہ خاکسار نے اس ترجمہ کو دیکھا اور اس پر غلطیوں کی نشاندہی کی گئی"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب پاکستان سے ہجرت کر کے انگلستان تشریف لائے تو آپ نے 18/مئی 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"قرآن کریم کی اشاعت کے کام کو تیز کرنا ہے اور نئی زبانوں میں اب اس کو شائع کرنا ہے"۔

اسی ضمن میں آپ نے روسی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"روسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ موجود تو ہے لیکن ہمیں ابھی تسلی نہیں کہ وہ بعینہٖ قرآن کے مطابق بھی ہے کہ نہیں۔ اس لئے کچھ روسی جاننے والے سکالرز کی ضرورت ہے اور کچھ کو ہم تیار کر رہے ہیں۔ وہ تو ایسے ہیں اللہ کے فضل سے جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہیں، دین کا علم بھی خوب جانتے ہیں اور اگر وہ روسی زبان سیکھ جائیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ تسلّی ہوگی کہ یہ جو ہمارا ترجمہ ہے قرآن کے مطابق ہے بالکل۔ مگر ابھی اگر دنیا میں کہیں روسی زبان کے احمدی ماہرین ہوں جیسا کہ ہندوستان میں مجھے علم ہے کہ ایک ہیں...... بہر حال جس کے کان میں بھی میری آواز پڑے وہ روسی زبان میں مدد کرسکتا ہو تو اسے اپنا نام پیش کرنا چاہئے"۔ (خطبات طاہر۔ جلد سوم۔ صفحہ 264۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 18/مئی 1984ء)

حضور انور کے ارشاد پر 1985ء میں مکرم کلیم خاور صاحب انگلستان آئے اور حضور انور نے انڈیا سے مکرم ڈاکٹر صابر الدین صدیقی صاحب آف رڑکی کو رشین زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کی نظر ثانی اور تکمیل کیلئے لندن آنے کا پیغام بھجوایا۔ مکرم پروفیسر صابر الدین صدیقی صاحب نے 1980ء میں ماسکو سٹیٹ یونیورسٹی (MSU) سے رشین لٹریچر میں ڈاکٹریٹ کی تھی اور 1981ء میں آپ نے یونیورسٹی آف رڑکی کو Join کیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ

مجھے حضور کا یہ ارشاد مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے دیا۔ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا لیکن مَیں یہ بھی جانتا تھا کہ یہ کام بہت ہی اہم اور غیر معمولی محنت اور ذمہ داری کا ہے۔ مَیں نے اپنے والدین کو اس بارہ میں بتایا تو انہوں نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا اور مجھے لندن جانے کی اجازت دیتے ہوئے دعاؤں سے نوازا اور نصیحت کی کہ اس کام کو وقف کی روح کے ساتھ انجام دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار جون 1985ء کے پہلے ہفتہ میں لندن پہنچا۔ حضور انور سے ملاقات میں معلوم ہوا کہ خاکسار کے والد محترم جناب قمر الدین صدیقی صاحب کی حیدرآباد سندھ میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات ہوئی تو اس موقع پر روسی ترجمہ قرآن پر نظر ثانی کے کام میں مجھے شامل کرنے کا خیال سامنے آیا تھا۔ حضور نے مکرم صابر الدین صدیقی صاحب کو بتایا کہ قریباً چالیس سال پہلے ایک رشین پادری سے یہ ترجمہ کروایا گیا تھا جو اکتوبر 1917ء کے انقلاب کے بعد رشیا سے ہجرت کر کے یورپ آیا تھا۔

حضور نے ترجمہ کے استناد کا جائزہ لینے اور اس کام کو مکمل کرنے کے سلسلہ میں مکرم صابر صاحب کو ہدایات ارشاد فرمائیں اور اگلے روز سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں روسی ترجمہ کی نظر ثانی کا کام بھرپور طریق پر شروع ہوگیا۔ مکرم کلیم خاور صاحب کو اس سلسلہ میں آپ کی معاونت کی توفیق ملی۔ چونکہ مکرم صابر الدین صدیقی صاحب یونیورسٹی آف رڑکی میں لیکچرار تھے اور موسم گرما کی رخصتوں کے بعد آپ نے واپس ڈیوٹی پر حاضر ہونا تھا اور نظر ثانی کا کام بہت ہی محنت اور توجہ اور وقت کا متقاضی تھا۔ اس لئے آپ نے اوسطاً اٹھارہ گھنٹے روزانہ کے حساب سے اس مقدس کام کے لئے وقت دیا۔ اور 15/جولائی 1985ء تک ترجمہ کی نظر ثانی کا کام مکمل کرنے کی توفیق پائی۔

آپ لکھتے ہیں کہ رشین پادری کا ترجمہ کافی معیاری تھا اور پوری دیانتداری سے کیا گیا تھا۔ لیکن آخری سورتوں کے ترجمہ میں کافی غلطیاں تھیں اور بعض جگہ تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے عمداً شرارت سے ترجمہ میں اصل عبارت سے انحراف کیا گیا ہے۔ ہوسکتا ہے وہ پادری صاحب خود سارا ترجمہ مکمل نہ کر سکے ہوں اور کسی اور مترجم سے مدد لی گئی ہو جس نے ان حصوں کے ترجمہ میں غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ یا جو بھی وجہ تھی لیکن آخری سورتوں کا ترجمہ نئے سرے سے کرنے کی ضرورت تھی۔ ترجمہ کی نظر ثانی کے کام کی ہفتہ وار رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی جاتی تھی اور حضور کی رہنمائی اور دعائیں حاصل کی جاتی تھیں۔ حضور کی ہدایت پر ان سورتوں کا ترجمہ مکرم صابر الدین صدیقی صاحب نے خود کیا اور 15/جولائی 1985ء تک اسے مکمل کر لیا۔ 17/جولائی 1985ء کو آپ واپس انڈیا چلے گئے۔ انڈیکس کا ترجمہ باقی تھا جو آپ نے یونیورسٹی میں دیگر مصروفیات کی وجہ سے تین ماہ کے عرصہ میں مکمل کیا۔

اس کے بعد اس کی کمپوزنگ کا کام شروع ہوا۔ مکرم کلیم خاور صاحب نے مکرمہ قانتہ قریشی صاحبہ بنت مکرم خالد اختر صاحب آف لندن کی معاونت سے پروف ریڈنگ مکمل کی اور بالآخر 1987ء میں رشین ترجمہ قرآن کریم زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ یہ ترجمہ قرآن کریم 21x15 سائز کے 682 صفحات پر مشتمل ہے اور Richard Clay LTd, Bungay,Suffolk پریس سے طبع ہوا۔

یہ رشین ترجمہ قرآن حضرت مولوی شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید مطبوعہ 1955ء کو سامنے رکھ کر کیا گیا تھا۔

رشین ترجمہ قرآن کی اشاعت پر اٹھنے والا تمام خرچ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب نے اپنے والد محترم چوہدری تاج محمد صاحب کی طرف سے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

رشین ترجمہ قرآن کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا کام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر جنوری 1999ء میں شروع ہوا۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس اردو ترجمہ قرآن مجید کو بنیاد بنایا گیا جس میں قرآن کریم کی سورتوں کے مضامین کا تعارف اور منتخب آیات پر تشریحی نوٹس بھی شائع کئے گئے ہیں۔ یہ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ ماسکو (حال انچارج رشین ڈیسک لندن) اور مکرم رستم حماد ولی صاحب معلم وصدر جماعت احمدیہ ماسکو کو حاصل ہوئی۔ ترجمہ کا کام جولائی 2004ء تک ماسکو میں جاری رہا۔ جلسہ سالانہ یوکے 2004ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن سے سورتوں کے مضامین کا تعارف اور منتخب آیات پر تشریحی نوٹس کے رشین ترجمہ کا کام بھی شروع کیا گیا۔ اسی طرح رشین ترجمہ قرآن کا یہ جدید ایڈیشن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن کے 2002ء کے ایڈیشن کے عین مطابق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اس کی نظر ثانی مکرم راویل بخارایف صاحب نے مکرم خالد احمد صاحب اور

مکرم رستم حماد ولی صاحب کے ساتھ مل کر کی۔اس ترجمہ کے ساتھ عربی متن کی پیسٹنگ وغیرہ کا کام مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت ربوہ کی زیر نگرانی ہوا۔اس کام میں مکرم محمد اشرف اسحاق صاحب، مکرم سید منصور احمد صاحب، مکرم شیخ نصیر احمد صاحب، مکرم قریشی کلیم احمد صاحب، مکرم یاسر منصور صاحب اور مکرم راشد محمود راشد صاحب نے معاونت کی۔

رشین ترجمہ قرآن کا یہ دوسرا اور نیا ایڈیشن 2006ء میں یو کے میں طبع ہوا اور جولائی 2007ء میں اسے ماسکو (رشیا) سے تین ہزار کی تعداد میں ری پرنٹ کیا گیا۔

قرآن مجید کے اس نئے رشین ترجمہ کا ایک اور ایڈیشن 2008ء میں قازقستان کے شہر 'الماتی' میں تین ہزار کی تعداد میں طبع ہوا۔اس ایڈیشن میں قرآنی مضامین کا انڈیکس بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس ایڈیشن کی تیاری اور طباعت پر ہونے والے کام کی بابت مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ قازقستان لکھتے ہیں:

''یہ رشین ترجمہ جو کہ لندن اور ماسکو میں شائع ہو چکا تھا مضامین کے انڈیکس کے بغیر تھا۔خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں درخواست کی کہ اگر ہم اس میں انڈیکس بھی شامل کر لیں تو ترجمہ قرآن کی افادیت کو چار چاند لگ جائیں گے۔کیونکہ اب تک جتنے بھی تراجم قرآن شائع ہوئے ہیں ان میں صرف جماعت کی طرف سے شائع کردہ پرانا ترجمہ قرآن ہی ایسا ہے جس میں ایک مختصر انڈیکس تھا جو کہ اس کی مقبولیت کی ایک وجہ رہا ہے۔حضور انور نے ازارہ شفقت اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا جس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اردو ترجمہ قرآن کے آخر پر شائع شدہ تفصیلی انڈیکس کا اردو سے رشین ترجمہ کروایا گیا۔اس ترجمہ کو ٹائپ کرنے کی سعادت ہماری ایک احمدی بہن سلطانو واصولیہ صاحبہ کے حصہ میں آئی۔جبکہ ڈیزائننگ، حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب، اصلاح اغلاط وغیرہ کا دیگر کمپیوٹر ورک عزیزم سید حبیب طاہر بخاری نے انجام دیا۔ترجمہ کی اصلاح اور نظر ثانی کا اہم ترین کام مکرم خالد احمد صاحب اور مکرم رستم صاحب آف ماسکو اور مکرم نورم صاحب آف الماتی نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے انجام دیا۔رشین ترجمہ قرآن کے مطابق سورتوں، آیات اور صفحات نمبر اور حوالہ جات وغیرہ کے اندراج کا کام خاکسار کو کرنے کی توفیق ملی۔کئی افراد کی تقریباً آٹھ ماہ کی محنت شاقہ کے بعد انڈیکس تیار ہوا۔ اب اشاعت کا مرحلہ درپیش تھا۔اس کے لئے ہم نے قازقستان کے سب سے بڑے، جدید اور اچھے پریس Daur کا انتخاب کیا۔جس سے قبل ازیں ہم ازبک ترجمہ قرآن شائع کروا چکے تھے۔تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد بہت عمدہ، خوبصورت اور مضبوط جلد میں تیار ہو کر ترجمہ قرآن ہمیں مل گیا۔یہ ترجمہ 2008ء میں شائع ہوا۔

ایک اور قابل ذکر اور مستوجب دعا امر یہ ہے کہ اس کی اشاعت کے تقریباً 65% اخراجات جماعت احمدیہ قازقستان کو ادا کرنے کی توفیق ملی۔ تقریباً 45% اخراجات ادا کرنے کی سعادت تو صرف ایک بھائی کو نام ظاہر نہ کرنے کی خواہش کے ساتھ نصیب ہوئی۔''

رشین ترجمہ قرآن کی تقریب رونمائی دو دفعہ مختلف جگہوں پر رشیا میں ہوئی۔پہلی دفعہ 17 مارچ 2008ء کو ہوئی جس میں پچاس کے قریب احباب وخواتین نے شرکت کی۔اس تقریب میں ماسکو شہر کے مختلف اخبارات ورسائل اور ریڈیو کے نمائندگان بھی شامل تھے۔جبکہ اسی ترجمہ قرآن کی دوسری تقریب رونمائی 20/مارچ 2008ء کو تاتارستان کے شہر ''کاذان'' میں عمل میں آئی جہاں پچاس سے زائد افراد نے شرکت کی۔ان دونوں مواقع پر مکرم راویل بخارایف صاحب نے اس ترجمہ کی خوبیاں اور خصوصیات کے تفصیلی بیان کے علاوہ جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا۔ نیز لوگوں کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 23/اپریل 2001ء)

مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب

انسانی ناک حیرت انگیز عطیہ خداوندی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو نہایت خوبصورت اور لاتعداد فوائد سے مزین اعضاء عطا کئے ہیں ان میں ناک وہ عضو ہے جو زندگی کے قیام کو برقرار رکھنے والے نظام تنفس respiratory system اور نہایت لطیف حِس قوت شامہ Smelling power کا دروازہ ہے۔

پھیپھڑوں کیلئے ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ

ناک کو دور جدید میں ایک ایئر کنڈیشنڈ پلانٹ کی حیثیت سے جانا جاتا ہے جو پھیپھڑوں (lungs) کو نسبتاً گرم مرطوب اور صاف ستھری ہوا فراہم کرتا ہے۔ناک کے اندر کسی قدر گرم مرطوب ٹشو سے بنی ہوئی جھلی کی مہین تہہ ہوتی ہے جسے mucous membrane کہا جاتا ہے۔اس تہہ کے اندر چپچپانے والا مادہ ہوتا ہے۔یہ جھلی ناک سے گزر کر پھیپھڑوں میں جانے والی ہوا کو کسی قدر گرم کر دیتی ہے اور اس کے اندر موجود ہر طرح کی گرد و غبار کے ذرات اور جراثیم کو فوراً پکڑ لیتی ہے۔اگر یہ اسی طرح پھیپھڑوں lungs میں چلے جائیں تو پھیپھڑوں میں جلن پیدا کر سکتے ہیں۔اور کئی طرح کی بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں۔ناک کے اندر کا جائزہ لیں تو ناک میں بال نظر آئیں گے جو کہ ہر طرح کی گرد، دھوئیں یا پولن وغیرہ کے ذرات کو روک لیتے ہیں اور ان کی خوشبو یا بدبو کا اثر ناک کے راستے دل و دماغ تک جاتا ہے۔

اَلْاِسْتِنْشَاقُ (ناک کی صفائی)

نظام تنفس کی کارکردگی کو فعال رکھنے اور قوت شامہ Smelling power کو بیدار رکھنے کیلئے دین حق کی تعلیمات میں ناک میں پانی ڈال کر اس کو بار بار صاف کرنے اور ماحول کو بدبو سے پاک کر کے اچھی خوشبو کے استعمال کی تاکید ہے۔جس سے سانس میں تازگی آتی ہے اور قوت شامہ Smelling power صحت مند رہتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پانچ وقت نماز میں وضوء کے ذریعے دھوئے جانے والے اعضاء کو ایک ایک دفعہ دھونا بھی کافی سمجھا گیا ہے لیکن پانی میسر ہو تو ناک کی صفائی کے بارہ میں حکم یہ ہے کہ بَالِغْ فِیْ الْاِسْتِنْشَاقِ یعنی ناک میں پانی ڈال کر اس کو خوب اچھی طرح اندر تک صاف کرو۔

(سنن نسائی کتاب الطہارۃ ۔باب المبالغۃ فی الاستنشاق)

اَلْاِسْتِنْشَاق کا مطلب ہے ناک میں پانی ڈال کر اس کو اندر کھینچنا اور ناک کو صاف کرنا۔

ناک کی صفائی نہ کرنے سے نزلہ وزکام ہونے لگتا ہے اور سانس لینے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔گرد و غبار اور نزلہ وزکام کی ریزش ناک کے اندرونی حصہ میں جم جانے سے قوت شامہ معطل ہو کر رہ جاتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں سے حظ اٹھانے سے محروم رہ جاتا ہے۔

لطیف قوت شامہ

Smelling power کے فوائد

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ لطیف قوت شامہ Smelling power اگر اچھی طرح کام کرے تو اچھی خوشبو دماغ کے لئے غیر معمولی تسکین کا باعث بنتی ہے۔ جیسے گلاب کے پھولوں کی خوشبو نہایت دلآرام اور دلکش ہوتی ہے۔اچھے کھانوں کی مہک کھانے کی لذت کو دوچند کر دیتی ہے ۔ اس طرح بدبو کا احساس انسان کو صاف ستھرے ماحول کی طرف راغب کرتا ہے۔ اور خوشبو کا احساس پاکیزگی اور طہارت کی طرف قدم اٹھانے میں مدد ومعاون ہوتا ہے۔

وضوء کے اس بابرکت طریق کو اپنانے سے ایک حقیقی مومن کی یہ لطیف حسیں (Senses) صحتمند رہتی ہیں اور ایسا شخص طبعاً صفائی پسند ہوتا ہے۔ایک مؤمن جسے ایک ایسی جنت کا وعدہ ہے جس کی صفات میں فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ (سورۃ الواقعہ 90) بھی آیا۔اس لئے وہ تو بہت ہی نفاست پسند ہوتا ہے۔صاف ستھرا اور ہر طرح کی بدبو سے پاک ماحول ہی اس طبیعت موافق ہوتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔اور آپ پر یہ بات بہت گراں گزرتی کہ آپ سے کسی طرح کی بدبو آئے۔

(بخاری ۔کتاب الحیل ۔باب مایکرہ من احتیال المرأۃ)

آپ کے صحابہ میں سے بعض دن بھر سخت محنت کرتے ہوئے پسینہ سے شرابور ہو جاتے تو آپ انہیں مسجد آنے سے قبل غسل کرنے کی نصیحت کرتے تا پسینہ کی بو سے مسجد آنے والوں کو اذیت نہ ہو۔جمعہ اور عیدین وغیرہ جہاں زیادہ افراد جمع ہوں وہاں آتے ہوئے آپ نے خاص طور پر خوشبو لگانے کی سنت جاری کی۔تا خوشبو کی مہک سے انسانی دماغ کو سکون میسر آئے۔

ناک کی قوت شامہ (Smelling power) کا فعال ہونا انسان کو کئی طرح کے نقصانات سے بچا لیتا ہے۔جیسے مثلاً کسی جگہ آگ لگ جائے تو فوراً کسی چیز کے جلنے کا احساس ہونے لگتا ہے اور پھر ماحول کا جائزہ لے کر قبل اس کے کہ کوئی بڑا نقصان ہو جائے اور قیمتی سامان ضائع ہو جائے فوراً آگ کو بجھانے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔مگر یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کی ناک کی سونگھنے کی حس کس قدر فعال ہے۔

اس عمل کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہے کہ جس طرح ہماری آنکھیں ہمیں سامنے موجود چیزوں کے دیکھنے میں مدد دیتی ہیں اور کان آواز سننے میں مدد دیتے ہیں اسی طرح ہماری ناک ہمارے ماحول میں رونما ہونے والے بہت سے ایسے واقعات کا شعور دیتی ہے جو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں مگر ناک کے ذریعے ہمیں فوراً ان کا احساس ہو جاتا ہے۔ہمارے جسم کو صاف ستھری ہوا مہیا کرنے والے اس عطیہء خداوندی کو پانی کے ذریعے اچھی طرح صاف کرتے رہنا ہمارے لئے سراسر فائدہ ہے اور بیماریوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

(اس مضمون کی تیاری کے لئے The Nemours Foundation کی تیار کردہ ویب سائیٹ http://kidshealth.org سے استفادہ کیا گیا ہے)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6/اگست 2011ء کو بمقام بیت فضل لندن بوقت قبل از نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

جنازہ حاضر

عزیزم روشان صبیح احمد

عزیزم روشان صبیح احمد ابن مکرم مشہود احمد قمر صاحب آف دبئی مورخہ 28 جولائی 2011ء کو 3 سال کی عمر میں حادثاتی طور پر وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم (سابق پریس سیکرٹری) کے پوتے اور مکرم مسرور احمد صاحب سیکرٹری وقف نو یو۔کے کے بھتیجے تھے۔

جنازہ غائب

(1) مکرم مولوی محمد نعمان صاحب

مکرم مولوی محمد نعمان صاحب آف قادیان مورخہ 12 جون کو جرمنی میں 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1961ء میں ایک رؤیا کی بناء پر احمدیت قبول کی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ صدر انجمن کے کارکن کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کا بیٹا تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جبکہ بیٹی نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ٹیچر ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(2) مکرمہ عشرت بانو صاحبہ

مکرمہ عشرت بانو صاحبہ زوجہ مکرم مولوی محمد نعمان صاحب آف قادیان مورخہ 12 جولائی کو اپنے میاں کی وفات کے ایک ماہ بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ کے والد مکرم معین الدین خان صاحب نے 1939ء میں خلافت جوبلی کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

مکرم فیض احمد صاحب

مکرم فیض احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب نان بائی درویش قادیان مورخہ 28 جون کو وفات پا گئے۔ مرحوم لمبا عرصہ لنگر خانہ اور بورڈنگ جامعہ احمدیہ میں باورچی کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

مکرم افتخار احمد صاحب

مکرم افتخار احمد صاحب آف حیدر آباد دکن انڈیا گزشتہ دنوں کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ مرحوم مخلص اور صابر و شاکر انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا ہے۔

مکرم مبارک احمد صاحب

مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب آف کھاریاں مورخہ 14 مئی کو بس دھماکہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم شریفانہ صفات کے حامل نیک انسان تھے۔

مکرم بریگیڈیئر (ر) ملک اعجاز احمد صاحب

مکرم بریگیڈیئر (ر) ملک اعجاز احمد صاحب آف کراچی مورخہ 11 جون کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت ملک علی محمد صاحب کے پوتے تھے جو سورج چاند گرہن کا نشان دیکھ کر احمدی ہوئے تھے۔ 1974ء میں جماعتی مخالفت کی بناء پر ریٹائرمنٹ لے لی۔ سالہا سال نائب امیر کراچی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو نیک انسان تھے۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نہایت فراخدل، خوش خلق اور بہترین داعی الی اللہ تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم مبارک احمد ملک صاحب

مکرم مبارک احمد ملک صاحب مورخہ 18 جولائی کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا اور نظام جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ غریبوں کے ہمدرد اور بکثرت صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم چوہدری محمد الدین وینس صاحب

مکرم چوہدری محمد الدین وینس صاحب آف نیویارک مورخہ 30 جون کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم نے 18 سال کی عمر میں خود بیعت کی۔ قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سے رفقاء کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ تہجد گزار، صوم و صلوٰۃ کے پابند چندوں میں باقاعدہ اور نیک انسان تھے۔ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم نذیر احمد بلوچ صاحب کارکن عملہ حفاظت خاص یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم فرہاد احمد بلوچ صاحب واقف نو مقیم لندن کے نکاح کا اعلان مورخہ 30 جولائی 2011ء کو بعد نماز ظہر سبزہ زار دارالعلوم غربی خلیل ربوہ میں مکرم حافظ انوار رسول صاحب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے ڈاکٹر امۃ الرؤف ناصرہ صاحبہ ایم بی بی ایس فضل عمر ہسپتال ربوہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب بلوچ سیکرٹری مال دارالعلوم وسطی ربوہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار سٹرلنگ پونڈ حق مہر پر کیا۔ 31 جولائی کو چاہ سردار والا ضلع سرگودھا میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندانوں کیلئے باعث برکت و رحمت بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم قاسم احمد ساہی صاحب قائد ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ کے بائیں گھٹنے کا آپریشن مورخہ 15/اگست 2011ء کو لاہور میں ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس آپریشن کو کامیاب کرے اور کسی بھی قسم کی پریشانی اور پیچیدگی سے محض اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھے اور انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ عبدالرشید صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ مورخہ 12/اگست 2011ء کو بعمر 53 سال وفات پا گئیں۔ آپ مکرم راجہ عبدالقدیر صاحب کی بیٹی اور حضرت نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ اسی دن بعد نماز مغرب بیت اقبال میں مکرم بصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین قبرستان عام میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ آپ کو 8 سال تک محلّہ کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہنے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ آپ نے اس دوران بڑی جانفشانی سے ذمہ داری ادا کی۔ آپ بہت خوش مزاج ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ اپنے عزیز و اقارب سے بہت محبت کا سلوک تھا بہت غریب پرور تھیں اور مالی قربانی کی بھی توفیق پاتی تھیں۔ مرحومہ کے شوہر مکرم محمد اسلم صاحب دس سال قبل وفات پا گئے تھے۔ آپ نے بچوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری احسن طور پر ادا کی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ، مکرم عبدالصمد صاحب ٹیچر ناصر ہائر سیکنڈری سکول ربوہ اور ایک بیٹی حنا اسلم ایم اے چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مرحومہ ہمشیرہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرم محمد جاوید صاحب ولد مکرم مختار احمد صاحب ساکن دارالنصر شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار نے اپنا نام جاوید احمد سے تبدیل کر کے محمد جاوید رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ
اوقات کار۔ رمضان المبارک صبح 9 تا 5 بجے شام
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی مرحوم 0333-6568240

حضرت محمد طفیل بٹالوی صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت: 1883ء

حضرت ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر سے ان کے دیرینہ تعلقات تھے اور انہی کی تلقین و تحریک سے داخل سلسلہ ہوئے۔ جس زمانہ میں قادیان تک ریل نہیں گئی تھی متعدد اکابر سلسلہ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی بعض اوقات آپ کے یہاں (بٹالہ میں) قیام فرماتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں برسوں تک نہایت محنت اور خلوص سے مدرسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ خدمت خلق آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ قادیان کی لوکل کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں قادیان کے اندرون شہر کا قریباً سارا انتظام بطور ناظم جلسہ آپ کے سپرد ہوتا تھا۔ دیگر اہم قومی خدمات بھی بجا لانے کا آپ کو موقعہ ملا۔ 20/اگست 1950ء کو بمقام لائکپور انتقال فرمایا اور ربوہ میں موصیوں کے قبرستان میں امانتاً سپرد خاک ہوئے۔

(الفضل 26/ستمبر 1950ء)

نمازوں کو سنوار کر ادا کریں

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 14 اپریل 2006ء میں فرماتے ہیں:۔

میں ان نصائح کا ذکر کرتا ہوں جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے حضرت صوفی صاحب کو لکھی تھیں۔

پہلی بات یہ لکھی کہ ’’آپ کی بیعت تو قبول ہو گئی ہے اب آپ کو چاہئے کہ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں‘‘۔

نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر مومن مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور پھر یہ کہ نماز پڑھنی کس طرح ہے۔ سنوار کر ادا کرنی ہے۔ نماز کو جلدی جلدی اس لئے ادا نہیں کرنا کہ میں نے اس کے بعد اپنے دنیاوی جھمیلوں کو نمٹانا ہے۔ نماز سنوار کر پڑھنے میں بہت سے لوازمات شامل ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز پڑھنے سے پہلے اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھا جائے اور سستی اور کسل کو دور کیا جائے۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھیں۔ ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ...... کہ اے مومنو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ بھی اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ بھی دھو لیا کرو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو۔ (المائدۃ:7) تو اس حکم سے واضح ہو گیا کہ اگر پانی کی موجودگی ہے۔ (۔) اتنا سخت مذہب بھی نہیں، یہ وضو کی ساری شرط پانی کی موجودگی کے ساتھ ہے۔ تو وضو کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں یہ صفائی کے لئے ضروری ہے وہاں نماز میں توجہ قائم کرنے کے لئے پوری طرح ہوشیار کرنے کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور وضو کرنے کے اہتمام سے نماز سے پہلے ہی یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اللہ کے حضور جانے لگا ہوں اور دنیا داری کو جھٹک کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ یا اس طرح پاک ہو کر حاضر ہونے کی کوشش کرنی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (۔) اور مومن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں ڈھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں ڈھل جاتی ہیں۔ جو اس کے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ڈھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک اور صاف ہو کر نکلتا ہے۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب خروج الخطاء مع ماء الوضوء حدیث نمبر 465)

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 186-187)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

خبریں

کراچی میں راکٹوں، بموں سے حملے اور فائرنگ سے مزید 40 افراد جاں بحق

کراچی میں صورتحال بدستور کشیدہ ہے۔ راکٹ لانچرز دستی بم حملوں اور شدید فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ پر تشدد واقعات میں مزید 40 افراد دہشت گردی کا شکار ہو کر جاں بحق ہو گئے۔ اس طرح 24 گھنٹوں میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 68 ہو گئی ہے۔

امریکہ کا ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری پر پابندی کے معاہدے میں شمولیت کیلئے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کا فیصلہ

امریکہ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری پر پابندی کیلئے پیش کئے جانے والے معاہدے میں شامل ہونے کیلئے پاکستان پر دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کے باعث پاکستان اور امریکہ کے درمیان تعلقات میں مزید کشیدگی کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے جبکہ پاکستان نے واضح کیا ہے کہ وہ اگلے مہینے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری روکنے کیلئے کسی معاہدے میں شامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ کانفرنس آن ڈس آرمامنٹ میں ایسے کسی معاہدے پر مذاکرات نہیں کئے جاسکتے جو کسی رکن ملک کے سیکورٹی مفادات کے خلاف ہو۔

پاکستان نے ملتان میں امریکی قونصل خانہ قائم کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا

پاکستان نے کوئٹہ کے بعد ملتان میں امریکی قونصل خانے کے قیام کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پاکستان میں حال ہی میں جنوبی پنجاب شہر کے ملتان میں امریکی قونصل خانے کے قیام کا امریکی مطالبہ مسترد کر دیا امریکی حکام نے جنوبی پنجاب میں مقامی عمائدین سے رابطے کئے ہیں تاکہ جاسوس نیٹ ورک قائم کیا جا سکے۔ امریکہ کا خیال ہے کہ قبائلی علاقوں کے بہت سے دہشت گردوں نے جنوبی پنجاب میں پناہ لے رکھی ہے جبکہ پاکستان نے امریکہ کا قونصل خانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔

رمضان کے بعد سی این جی سٹیشن ہفتے میں 4 دن بند رہا کریں گے

سیکرٹری پٹرولیم نے کہا ہے کہ سی این جی ایسوسی ایشن کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کے بعد رمضان المبارک میں صارفین کو ریلیف فراہم کرنے کیلئے سی این جی سٹیشن ہفتے میں 2 دن بند رہیں گے جبکہ عیدالفطر کے بعد بندش کا دورانیہ 4 روز ہوگا کیونکہ ملک کو گیس کی شدید قلت کا سامنا ہے۔

چین میں معمر افراد کی آبادی 178 ملین تک پہنچ گئی

چین میں معمر افراد کی آبادی 178 ملین تک پہنچ گئی۔ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے اس کی کل آبادی 1.34 بلین ہے۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق چین میں معمر افراد کی کل آبادی 13.64 فیصد ہے۔ سالانہ اعداد و شمار کے مطابق چین میں 257 ملین شہریوں نے اپنے نام پر بیمہ پالیسی کرا رکھی ہے۔ چین میں معمر افراد کی سماج و بہبود کیلئے کام کرنے والے اداروں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

امریکہ کی 38 ریاستوں میں غربت کی شرح بڑھ گئی

امریکہ میں ایک نئے سروے رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ جونہی معیشت کساد بازاری کا شکار ہوئی ہے گزشتہ عشرے کے دوران امریکہ کی 38 ریاستوں میں بچوں میں غربت کی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔ سالانہ سروے میں بتایا گیا کہ امریکہ میں بچوں کی غربت کی سطح 2000ء میں 17 فیصد تھی جو 2009ء میں بڑھ کر 20 فیصد ہو گئی ہے۔ اسی مدت کے دوران مفلسی کے شکار بچوں کی تعداد 25 لاکھ سے بڑھ کر ایک کروڑ 47 لاکھ ہو گئی ہے۔

بھارت میں 9 انچ کا ٹیبلٹ کمپیوٹر تیار کر لیا گیا

بھارت میں ایک کمپنی نے 9 انچ اونچا ٹیبلٹ کمپیوٹر تیار کر لیا اس ٹیبلٹ کمپیوٹر کو آئندہ ہفتے فروخت کیلئے پیش کیا جائے گا۔ جس کی قیمت نو ہزار نو سو ننانوے بھارتی روپے رکھی گئی ہے۔ کمپیوٹر کی ریزولوشن 480 بائی 800 پکسل ہے اس میں لگائے گئے پروسیسر کی رفتار ایک گیگا بائٹس ہے اس میں 8 جی بی کی انٹرنل میموری بھی ہے جسے 24 جی بی تک بڑھایا جاسکتا ہے۔

ٹوکیو میں شدید گرمی۔ لوگ گرمی سے بچنے کیلئے روایتی طریقے استعمال کرنے پر مجبور

جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں گرمی کی شدت میں ریکارڈ اضافے نے لوگوں کو گرمی سے بچنے کیلئے روایتی طریقے استعمال کرنے پر مجبور کر دیا۔ جونہی درجہ حرارت میں اضافہ ہوا تو نوجوان اور بچے پانی سے بھری ہوئی لکڑی کی بالیاں اور چمچے لے کر سڑکوں پر نکل آئے اور سڑکوں پر پانی پھینکا تاکہ گرمی کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔ جاپانی کلچر میں گرم اسفالٹ پر ٹھنڈا پانی پھینکنا گرمی کو کم کرنے کا ایک روایتی طریقہ ہے جسے اوچی مینو کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

ربوہ میں سحر و افطار 20۔اگست

انتہائے سحر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:50

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو ہولزمک ہومیوپیتھی
سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم/جاب/تعارف کے لئے
بانی ہومیوپیتھک ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-35054243
042-37418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون 042-35301549-50-042-34890083
موبائل 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FR-10